پارہ 1 الم کے نمایاں مباحث

سورۃ الفاتحہ

- جس چیز سے کسی مضمون، کتاب یا کسی بھی چیز کا آغاز کیا جائے اُسے فاتحہ کہتے ہیں اس سورۃ کے کئی نام ہیں جن میں اُم القران، الدُّعاء، الشِّفاء، سورۃُ الصَّلوۃ، اساس القران، الکافیہ، الحمد، سبع مثانی، تعلیم المسئلہ کافی معروف ہیں جو اس سورت کی عظمت کے غماز ہیں - آپ ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی مکمل سورت ہے
- سورۃ الفاتحہ کی حیثیت قران میں اس کے دیباچے کی بھی ہے اور خلاصے کی بھی (کہ اس میں قرآن مجید کے تمام مقاصد کا خلاصہ آگیا ہے)
- سورۃ الفاتحہ اور قران کا حقیقی تعلق: محض دیباچے کا نہیں بلکہ دعا اور جوابِ دعا کا ہے الفاتحہ بندے کی طرف سے دعا ہے اور قران اللہ کی طرف سے جواب
- قران کی تعلیمات کا خلاصہ: قران کے تین بنیادی مضمون توحید، قیامت اور رسالت ہیں - اسکی ابتدائی 2 آیات اور اور چوتھی آیت میں توحید کا مضمون، تیسری میں قیامت کا ذکر اور پانچویں اور چھٹی آیت میں رسالت اور نبوت کی طرف اشارہ ہے
- اس سورت میں پانچ ربوبیت کی صفات (اسمِ ذات اللہ، رب، رحمٰن، رحیم، مالک) اور پانچ عبودیت کی صفات (عبادت، استعانت، طلب ہدایت، طلبِ استقامت، طلبِ نعمت) کا ذکر ہوا ہے ["میں نے نماز یعنی سورۃ الفاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ پس اس کا نصف حصہ میرا ہے اور نصف میرے بندے کا ہے۔ اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے ملے گا"۔ حدیث قدسی]
- سورۃ الفاتحہ ایک بے مثال دعاء، معارف کا بیش بہا خزانہ اور قران علوم کا ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں باقی 113 سورتوں کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے - شاید یہی جھلک دکھانے کے لیئے اس سورۃ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (واللہ اعلم)

سورۃ البقرۃ

- یہ مدنی سورت، الفاتحہ کے بعد پہلی سورت۔ بقرۃ کے معنی گائے / بیل کے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں گائے یا بیل کے متعلق احکام آئے ہیں (قرآنی سورتوں کے نام محض علامتی (symbolic) ہیں ان ناموں کا سورت کے مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا (ایک آدھ استثنا کے سوا)
- اس سورت کے دیگر کئی اور نام بھی ہیں، ان میں سنام القرآن (قرآن کی بلندی)، ذروۃ القرآن (قرآن کی چوٹی)، فسطاط القرآن (قرآن کا خیمہ)، اور سورۃ امتین
- زمانہ نزول: ہجرتِ مدینہ کے بعد مدنی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی [غزوہ بدر سے پہلے]
- اس سورت کا جوڑا سورۃ آل عمران سے ہے، دونوں سورتوں کا مضمون ایک ہے - سابقہ امتِ مسلمہ [بنی اسرائیل بشمول عیسیٰؑ کے پیرو] اور موجودہ امتِ مسلمہ کو خطاب (سورۃ البقرۃ میں زیادہ تر امتِ بنی اسرائیل کو خطاب کیا گیا ہے امتِ مسلمہ کے ساتھ ساتھ اور آل عمران میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ نصاریٰ کو)
- سورۃ کا مرکزی مضمون: امامت کے تبدیلی - ڈھائی ہزار سال سے نبوت بنی اسرائیل میں چلی آرہی تھی، اب یہ بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی ہے
بنی اسرائیل کے غیر معتدل رویوں، برے خصائل اور نافرمانیوں کے سبب انہیں امامت کے منصب سے معزول کر دیا گیا اور امتِ مسلمہ کو شہادت علی الناس کی ذمہ داری سونپ کر انہیں امتِ وسط قرار دیکر تا قیامت امامت کی فضیلت عطا کی گئی
- مضامین کی ایک بڑی تقسیم کے لحاظ سے یہ سورت دو حصوں پر مشتمل ہے: پہلا حصہ: جو ۱۸ رکوعوں ۱۵۲ آیات تک چلتا ہے - اس میں خطاب اہلِ کتاب خصوصاً یہود کی طرف، دوسرا حصہ: جو ۲۲ رکوعوں، ۱۳۴ آیات پر مشتمل - خطاب امتِ مسلمہ کو۔ گویا سورت کے مخاطبین میں دو امتیں [یوں اس کا صفاتی نام سورۃ امتین]
- اس سورۃ کا مصحف میں مقام: مصحف کے شروع میں اس سورت میں اسلام کے نظام زندگی جاہے اسکا تعلق اعتقادات سے ہو، عبادات سے ہو، معاملات سے ہو، خانگی اور ازدواجی زندگی سے ہو، وراثت کے معملات ہوں، اعتقادی و عالی نظام ہو، دوسری قوتوں یعنی بین الاقوامی تعلقات ہوں، معاملاتِ صلح و جنگ ہوں، ان کی سب کی بنیاد اور اساسی تعلیمات اسی سورت میں دی گئیں۔ منطقی طور پر ایسی ہی سورۃ کو ابتدائی بنانا چاہیے تھا۔ جب ایک اجتماعی اسلامی معاشرے کا قیام وجود میں آرہا تھا۔ اس سورت میں دو مضمون مسلسل چلتے ہیں، ایک اہلِ کتاب سے خطاب اور دوسرا شریعتِ اسلامی (کی مبادیات اور کہیں کہیں اسکے عبوری احکامات)

- یہ قرآن کی طویل ترین سورت بھی ہے،۲۸۶ آیات،اس سورت میں دوسری سورتوں سے کہیں زیادہ احکامات بیان ہوئے ہیں[۱۳۰]
- قرآن مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی، آیت الکرسی بھی اسی میں ہے(....وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ - التِّرْمِذِي)
- قرآن مجید کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت[۲۸۱] بھی اسی سورت میں، جو آپ ﷺ کی وفات سے ۹ دن قبل نازل ہوئی۔

اس کے مضامین میں:

- قرآن ایک عظیم معجزہ۔ تحریف اور شک وشبہ سے پاک جو معجزہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
- انسانوں کی تین قسمیں:(۱) مومنین–ایمان بالغیب، اِقام الصلاۃ، انفاق، ایمان بلکتاب اور آخرت،(۲) کفار،(۳) منافقین
- منافقین–کے کردار کو سب سے زیادہ نمایاں کیا گیا۔[اوصاف–جھوٹ، دھوکہ، مکر، فریب، تمسخر، فساد فی الارض، احکامِ الہی کا مزاق]۔ گویا یہود کے کردار کو بے نقاب کر دیا گیا۔

قصہ آدم وابلیس:

- فرشتوں پر آدم علیہ السلام کی فضیلت علم ومعرفت کی بنا پر نہ کہ تسبیح و تقدیس کی بنا پر۔
- انسان اور شیطان میں فرق، گناہ کے بعد اس پر ڈٹ جانا بمقابل گناہ پر توبہ۔ رجوع اللہ کی طرف۔
- آدم علیہ السلام زمین پر اللہ کا خلیفہ۔ اس بنا پر وہ اس بات کا پابند ہے کہ اس زمین پر اللہ کے احکام کو نافذ کرے۔
- چھٹے رکوع سے ۱۵ ویں رکوع تک– مسلسل بنی اسرائیل کو خطاب۔
- پہلے بے شمار ظاہری اور باطنی، دینی و دنیوی نعمتوں کا ذکر جو ان پر ہوئیں اللہ کی طرف سے ان میں:
- نبوت–بادشاہت–دنیاوی خوشحالی–عقیدہ توحید–ایمان کی نعمت–فرعون سے نجات–من و سلوی کا نزول–تابوتِ سکینہ–صحرا نوردی میں بے شمار نعمتیں–دنیا کی دیگر اقوام کی امامت–
- نعمتیں–صرف حصولِ لذت کے لئے نہیں ہوا کرتیں–ان کے ساتھ شکر–نعمتوں کا حق ادا کرنا–ان کے تقاضے پورے کرنا–اور احتساب کے عمل کے ساتھ آیا کرتی ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک امتحان اور آزمائش بھی ساتھ لاتی ہیں۔ نعمتوں کا تسلسل اس امتحان کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔
- سابق امتِ مسلمہ [بنی اسرائیل] نے ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کیا۔ ان کے شکر کے تقاضے پورے نہیں کئے–ان ۹ رکوعوں میں ان پر یہ فردِ جرم عاید کی گئی ہے۔ ان کے بُرے خصائل اور ان کی نافرمانیوں کا ذکر ہے۔ جن میں اُن کا کفرانِ نعمت، اُن کا شرک، اُن کی بے صبری، اُن کا حرص و طمع، ان کا تکبر، انبیاء علیہ السلام کا ناحق قتل، بار بار کی بدعہدی، کلام اللہ میں تحریف، بغض وحسد، جادو، کہانت، حق اور باطل کو دانستہ گڈ مڈ کر دینا، حق کے اوپر باطل کی ملمع سازی(تلبیس حق و باطل)، عقیدۂ آخرت کی گمراہی اور آخرت کی جواب دہی سے بے نیازی، اللہ کی کتاب میں لفظی اور معنوی تحریف اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے سے انحراف شامل ہیں۔
- جرائم کی اس فردِ جرم میں کتاب اور اس کی تعلیمات جسے حق کیا گیا ہے کو چھپانا–اس کا اظہار نہ کرنا، اس کی گواہی نہ دینا، اس کا پرچار نہ کرنا، اس کو لاگو نہ کرنا–قرآن نے ان کے اس جرم کو اُم الجرائم کے طور پر پیش کیا ہے
- یہ کتمان ان کی پوری اجتماعی زندگی پر محیط تھا–کتمانِ حق، کتمانِ ہدایت، کتمانِ شریعت اور کتمانِ کتاب(تورات)–جس کے سبب وہ اللہ کی شدید وعید اور لعنت کے مستحق ٹھہرے
- یہ براہِ راست خطاب تو یہود کو لیکن بالواسطہ طور پر امتِ مسلمہ کو بھی سنایا جا رہا ہے کہ اگر تم اس روش پر چلے تو عجب نہیں تمھارا معاملہ بھی انہی جیسا ہو۔
- یہ طویل فردِ جرم گذشتہ ڈھائی ہزار سالہ منصبِ رسالت امامت سے سبکدوش کرنے کا پیش خیمہ ہے۔
- پہلے پارے کے آخر میں تحویلِ قبلہ جو کہ امامت و نبوت کی تبدیلی کا عنوان بنا، کے بارے میں تمہیدی مباحث آئے ہیں جو آگے چل کر(دوسرے پارے میں) براہِ راست مضمون کی شکل اختیار کر جاتے ہیں